تبصرہ

روزگارِ فقیر

فقیر سید وحید الدین

ناشر سید وحید الدین

صفحات ۲۵۲

قیمت سات روپے پچاس پیسے

اقبال کے فکر و فلسفہ، پیغام و شاعری پر اب تک جو کچھ لکھا گیا اس کا ایک بڑا حصہ محض تخلیقات کا تجزیہ ہے ۔ تخلیق کے ادراک کے لئے خالق سے شناسائی کو شاذ ہی ضروری سمجھا گیا ہے ۔ اس سے ہٹ کر ٹھیٹھ سوانحی تحریروں میں ان کی ذات کے باطنی عناصر اور ان کی شخصیت کی غیر معروف گہرائیوں کا سراغ لگانے کی کوشش کم ہی نظر آتی ہے ۔ اس لحاظ سے روزگارِ فقیر محض اقبالیات کی ایک بڑی کمی کا ازالہ ہی نہیں بلکہ اردو کے ادبی سرمایہ پر ایک گراں قدر اضافہ بھی ہے ۔

ہمارے یہاں کے سوانحی خاکوں میں بڑی احتیاط سے رنگ بھرا جاتا ہے ۔ شاید اسی وجہ سے ایسی تصویریں فن کار کے خلوص اور شدت احساس سے زیادہ اس کے فنی مشق و مہارت کی غمازی کرتی ہیں ۔ مگر روزگارِ فقیر ایک باضابطہ سوانحی خاکہ نہیں یہ متفرق ملاقاتوں کے تاثرات کی تخلیق ہے ۔ ان تاثرات میں کسی نظم و ترتیب کا التزام نہیں کیا گیا ہے ۔ انہیں صرف یاد کے رشتے میں پرو دیا گیا ہے ۔ کچھ نقش مدھم پڑگئے ہیں ۔ یہ گذرے ہوئے لمحات کے نا تمام خاکے ہیں ۔ کچھ تصویریں آب و رنگ کی آئینہ دار ہیں ۔ یہ ماضی کی گہرائیوں میں گم ہونے سے رہ گئی ہیں ۔ اور سطح شعور پر ایک زندہ تجربہ کی طرح برقرار ہیں۔ تجربات و واردات کے ایسے بیان میں جو خلوص اور سچائی ہوتی ہے سوچے سمجھے منصوبہ پر لکھے ہوئے سوانحی خاکے میں کم ہی نظر آتی ہے ۔

گو یہ صحیح ہے کہ روزگارِ فقیر اپنی ہئیت کے اعتبار سے اردو کے دیگر تذکروں اور سوانحی کوششوں سے مختلف ہے یہاں واقعات کا انتخاب مقصدی نہیں معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مصنف نے بزرگ

خورد کے رشتے ہی میں ممدوح کا ہیولیٰ تیار کیا ہے اقبال کی عظمت اور بزرگی نے یہاں جس "تحیر اور نیازمندی" کو جنم دیا ہے ۔ اس سے واردات و تجربات کی یہ پوری کہانی احترام و عقیدت میں ڈوب کر رہ گئی ہے ۔

چونکہ جلوت و خلوت کی یہ داستان ذاتی تجربات کی زبان میں بیان کی گئی ہے ۔ اس لئے اس میں وسعت بھی ہے اور گہرائی بھی ۔ یہاں ایک مرد قلندر کی عزلت گزینی اور تنہائیوں کا ذکر بھی ہے اور بزم آرائیوں کا بیان بھی ہے ۔ واردات قلبی کے سرچشموں کی دریافت اور علم و فکر کے گوشوں کی نشاندہی بھی ہے ۔ غرضیکہ روزگار فقیر میں اقبال کی خلوت و انجمن کی نہ جانے کتنے پہلوؤں کی جھلکیاں نظر آتی ہے ۔ یہ زندگی کے ان تجربات کی جھلکیاں ہیں جنکو تخیل کے نازک رشتے میں پرونے سے شخصیت کے ایک ایسے پیکر معنوی کی تشکیل ہوتی ہے جس کی مثال روایتی سوانح میں شاذ ہی مل سکتی ہے ۔

روزگار فقیر میں اقبال ٹیٹھ مشرقی نظر آتے ہیں وہ اپنی قدروں کے دلدادہ ہیں انہیں اپنی معصوم روشن حیات میں اب بھی بڑی جاذبیت نظر آتی ہے ۔ وہ اپنے بزرگوں کی خدمت ، اپنے استاد کے احترام اور اپنے بچوں سے محبت کرنے میں ایک روحانی سرور محسوس کرتے ہیں عورت کو وہ گھر کی زینت ہی رکھنا چاہتے ہیں ۔ اور معاشرہ کی دوگانہ بنیاد کو وہ ایک عقیدہ کے طور پر اپنائے ہوئے ہیں ۔

ایک شاعر کی حیثیت سے ہمیں پہلی بار ان کے شعری تجربہ کا ایک تفصیلی بیان ملتا ہے ۔ اقبال دیگر شعراء کی طرح شعر کہتے نہیں ہیں ان پر اشعار نازل ہوتے ہیں ۔ گویا ان کا کلام معنوی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ واقعی الہامی ہے ۔ اقبال کے اس شعری تجربہ سے رموز و اشارات کے اس عالم کی تحقیق کا آغاز ہوسکتا ہے اور اس کیف سرمستی میں اس وجدان کی تلاش کی جا سکتی ہے جو ایسے تجربات کے لئے مخصوص ہے ۔

اقبال کی سادگی تنہائی اور فطری کم آمیزی ان کے علمی شغف کی غمازی کرتی ہے ان کے مجالس علمی کے تذکرے اور شرق و غرب کے ارباب فکر و نظر پر ان کے تبصرے اس خیال کو مزید تقویت بخشتے ہیں ۔ چنانچہ مسولینی سے ملاقات کے دوران اقبال کا یہ کہنا کہ 'ہر شہر کی آبادی مقرر کرکے اسے حد سے نہ بڑھنے دو، کیونکہ 'شہر کی آبادی جس قدر بڑھتی جاتی ہے تہذیبی و اقتصادی توانائی کم ہوتی جاتی ہے، احادیث نبوی نیز ثقافت و تمدن

کی حرکیات پر غیر معمولی حکیمانہ نظر کی دلیل ہے۔

روزگار فقیر میں اقبال شاعر اور مفکر سے زیادہ ایک سچے مسلمان نظر آتے ہیں۔ ان کا دل امت مسلمہ کے ذرہ ذرہ معاملات سے متاثر ہو جاتا ہے، قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ ذکر رسول پر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں کیفیت بدل جاتی ہے ایسا لگتا ہے کہ ان کے یہاں اس ذات سے ایک بے باکانہ لگاؤ اور والہانہ شغف موجود ہے۔

(محمد احمد سعید)

قارئین سے ایک التماس

اقبال اکادمی کوشش کر رہی ہے کہ علامہ اقبال کی زندگی کے متعلق جس قدر معلومات فراہم ہو سکیں جمع کرے تا کہ علامہ اقبال کی ایک مبسوط اور مفصل سوانح حیات ترتیب دی جاسکے، لہذا اقبال ریویو کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس کوشش میں اکادمی کا ہاتھ بٹائیں۔ براہ مہربانی آپ جو کچھ بھی علامہ اقبال کے متعلق ذاتی واقفیت کی بناء پر یا اپنے دوستوں اور عزیزوں کی معرفت جانتے ہیں، ایڈیٹر اقبال ریویو کو لکھ کر بھیجدیں۔ علامہ اقبال کے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط اور مسودات کی عکسی نقول اور علامہ اقبال کی اصل تصاویر کی کاپیاں شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔